بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

گذشتہ مہینہ جبکہ برہان کی کاپیاں پریس میں جا چکی تھیں مسٹر محمد علی جناح کے انتقال کی افسوسناک خبر ملی موصوف پاکستان کے معمارِ اولین اور اب اس کے قیام کے بعد اس کی ریڑھ کی ہڈی تھے اس بنا پر اہلِ پاکستان جتنا بھی غم اور ماتم کریں کم ہے۔ لیکن اس سانحہ کا افسوس سب کو ہی ہوا۔ کیونکہ اگرچہ کچھ دن اوپر ایک برس ہوا وہ ہم سے بچھڑ گئے تھے تاہم تھے وہ معدنِ ہند کے ہی ایک گوہرِ آب دار۔ اور ہندوستان کی شصت سالہ جد و جہد آزادی کی تاریخ کے صفحات ان کے ذکر سے بھی خالی نہیں ہیں۔

مرحوم کو عام طور پر ہندوؤں کا دشمن سمجھا جاتا ہے حالانکہ مسلمانوں کے قائدِ اعظم کا ہنود پر یہ ایک احسان ہی کیا کم ہے کہ جسے قدامت پرست ہندو خود چاہتے تھے مگر زبان سے اس کا اظہار تک نہ کر سکتے تھے وہ قائدِ اعظم نے خود بخود کر دیا یعنی ہندوستان کے آزاد ہونے کا وقت قریب آیا تو ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیکر یہ کہہ کر پورا ملک ان کے حوالہ کر دیا ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را　　　تو دانی حسابِ کم و بیش را

اور یہاں کے مسلمانوں کو غیر مؤثر اقلیت میں تبدیل کر کے ایسا بے دست و پا بنا دیا کہ اب ہندو مہاسبھا تک کو ان تہی دستانِ قسمت پر غصہ آنے اور ان کی طرف سے خوفزدہ ہونے کے بجائے ان پر ترس آنے لگا ہے ؎

؎ کھیل ہیں دورِ آسمانی کے

چنانچہ مرحوم کہا بھی کرتے تھے کہ " ہندو مجھ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں لیکن اگر پاکستان بن گیا تو وہ

میرے احسانمند رہینگے اور میرے مرنے کے بعد ان کو محسوس ہوگا کہ میں ان کا دشمن نہیں سچا دوست تھا۔"

اس میں شبہ نہیں کہ مرحوم اپنی ذہانت و فطانت۔ قانونی اور پارلیمنٹری قابلیت و لیاقت۔ سیاسی سمجھ بوجھ۔ خود اعتمادی۔ قوتِ تحریر و خطابت۔ غیر معمولی قوتِ ارادی۔ مستقل مزاجی۔ حاضر حواسی و حاضر جوابی، ان اوصاف و کمالات کے باعث عہد حاضر کے ایک بڑے آدمی تھے اور سیاسی لیڈر کی حیثیت سے ان کا دامن اگر ...ستی کے داغ سے بالکل پاک بھی رہا اس حیثیت سے اس دور کا کوئی مورخ ان کی شخصی عظمت کا منکر نہیں ہوسکتا رہا یہ کہ ان کی سیاست اور ان کی ان قابلیتوں کا اثر ہند کے مسلمانوں پر کیا ہوا اور خود پاکستان کے مسلمانوں کے لیے مستقبل قریب میں کیا خطرات ہیں؟ تو اب یہ وقت ان دلخراش باتوں کے ذکر کا نہیں ہے جو ہونا تھا ہوچکا

ع اس میں کچھ شائبہ خوبی تقدیر بھی تھا

بہرحال ہم کو اپنے بھائیوں کے ساتھ ان کے اس حادثۂ المناک میں دلی ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خطاؤں سے درگذر فرما کر ان کی مغفرت فرمائے اور پاکستان اس حادثہ کے اثراتِ بد سے محفوظ رہ کر پھلے پھولے ترقی کرے اور اپنے یہاں عدل و انصاف حسنِ خلق و حسنِ عمل کو رواج دیکر اپنے اور دوسروں کے لیے رحمت ثابت ہو

حیدرآباد کا ڈرامہ شروع ہوا اور چار دن کے اندر ہی اندر ختم بھی ہوگیا۔

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے   دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشہ نہ ہوا

بہرحال اب جبکہ کمیونسٹوں اور رضاکاروں کے فتنہ کا سر قلم ہوچکا ہے اور جیسا کہ نظام نے خود اپنے ملاقات اور بیانات میں صاف صاف کہا ہے اور حیدرآباد کے فوجی گورنر نے بھی نظام کے رویہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کو تسلیم کیا ہے کہ اصل فساد کا باعث رضاکار ہی تھے جنہوں نے والیٔ دکن کو بے دست و پا کر دیا تھا اور اس بنا پر انڈین یونین کے ساتھ وہ خوش اسلوبی سے اپنی صوابدید کے مطابق معاملات طے نہ کر سکتے تھے ہمیں امید